بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہِ رجب کی بدعتیں

الحمد لله و کفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد:

میرے پیارے مسلمان بھائی! آپ پورے یقین وشرحِ صدر کے ساتھ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ دینِ اسلام نبی پاک (ﷺ) کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا اور آپ (ﷺ) کے اس دارِ فانی سے تشریف لے جانے سے قبل تک کامل ومکمل ہوگیا اور کامل ہونے کی سند اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم جیسی مقدس کتاب میں ثبت فرمادی۔ اب اس دین میں نہ کچھ اضافہ کیا جاسکتا ہے اور نہ کمی۔ اگر اس دین کے ثابت ومحکم کسی بات کا انکار کردیا جائے تو کفر لازم آتا ہے۔ اسی طرح اگر اس دین میں کسی عمل کا اضافہ کیا جائے تو دین کو ناقص وغیر مکمل تسلیم کرنا لازم آتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ حبیب پاک (ﷺ) کی تبلیغِ دین میں حرف آتا ہے کہ فلاں عمل تو دین کی بات تھی، مگر نبی اکرم (ﷺ) نے اس بات کو امت تک نہیں پہنچائی اور آپ کے بعد فلاں بزرگ نے معاذ اللہ اس کی تلافی وتکمیل کی۔ اور یہی وجہ ہے کہ تکمیلِ دین کے بعد کسی بھی نئے ایجاد کردہ عمل کو بدعت کہا جاتا ہے جسے دین کا کام سمجھ کر انجام دیا جائے اور اس پر عمل کرنے والے کو بدعتی۔ اس کی قرآن وحدیث میں بڑی مذمت آئی ہے۔ بدعت والا عمل نہ صرف یہ کہ بارگاہِ الٰہی میں مردود اور غیر مقبول ہے، جیسا کہ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا: ﴿مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ﴾ ''جو اس دین میں ایسی بات ایجاد کرے جو ہمارے پیش کردہ دین میں نہیں ہے، تو وہ مردود ہے''۔ بلکہ اس بدعت پر عمل کرنے والے بدعتی کو بروز قیامت حبیب مصطفیٰ (ﷺ) کے دست مبارک سے حوضِ کوثر پلائے جانے سے محروم کردیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسری سزا یہ دی جاتی ہے کہ جہاں بدعت شروع ہوتی ہے، وہاں سے نبی پاک (ﷺ) کی سنت اٹھالی جاتی ہے۔ اور امت کے لئے اس سے بڑی محرومی کی بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ اس کے درمیان سے اپنے نبی پاک (ﷺ) کی سنت اپنا دم توڑ جائے۔ یقیناً کوئی پکا سچا مسلمان اپنے نبی کی سنت کا دامن چھوڑنے پر ہرگز راضی نہیں ہوگا۔

میرے پیارے بھائی! آج کی مجلس میں آپ کے لئے ماہِ رجب کے تعلق سے چند بدعتی کاموں کا تذکرہ کرتے ہیں، اس امید پر کہ ہمارے مسلمان بھائی نہ صرف ان بدعتی کاموں کو ترک کردیں گے، بلکہ اپنے احباب، خاندان اور شہر وملک سے دیس نکالا کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ اللہ تمام مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے، آمین۔

۱۔ ماہ رجب کی ستائیسویں رات کو جشنِ چراغاں کرنا، تمام رات کو بے پناہ خوشیوں میں بیدار رکھنا اور اسے اسراء اور معراج کی رات کا نام دینا، حالانکہ اس رات کی تعیین کا احادیثِ صحیحہ کے اندر کہیں بھی ذکر نہیں ہے. جتنی بھی روایتیں اس رات کی تعیین میں بیان کی جاتی ہیں وہ تمام روایتیں فنِ حدیث کا علم رکھنے والوں کے نزدیک غیر ثابت اور غیر صحیح ہیں.

بفرض محال اگر اس رات کی تعیین کا ثبوت بھی ہو، تو بھی مسلمانوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ اسے جملہ عبادات میں سے شمار کریں یا خاص عبادات کا رنگ دیں. (اس لئے کہ نبی کریم (ﷺ) سے اس رات کی عبادات کے تعلق سے کچھ بھی ثبوت نہیں ہے). لہذا مسلمانوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس رات کو خوشیاں منائیں، یا اسے کسی عبادت کے لئے خاص کریں۔ (دیکھیئے الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کا رسالہ التحذیر من البدع)

۲۔ دوسری بدعت جو اس ماہ میں بکثرت کی جاتی ہے اسے **"صَلَاۃُ الرَّغَائِب"** کہتے ہیں (یعنی اللہ کی یاد میں مست رہنے والوں کی نماز). حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جہاں تک ماہِ رجب میں خصوصی نماز کا تعلق ہے تو (شریعت کے اندر) شہر رجب میں کسی ایسی نماز کا ذکر نہیں ہے جسے خصوصیت کا مقام یا شانِ امتیازی حاصل ہو، ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں **"صلاۃ الرغائب"** کی فضیلت میں جو احادیث مروی ہیں وہ سب کی سب جھوٹی بے بنیاد اور باطل ہیں کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے. نیز جمہور علماء کے نزدیک یہ نماز بدعت ہے. چار صدیوں کے گذر جانے کے بعد اس بدعت کا ظہور ہوا، اسلئے ان صدیوں سے پہلے گذرنے والے اسلاف کو اس کا علم نہیں تھا اور نہ ہی انہوں نے اس پر کوئی کلام کیا"۔

۳۔ رجب کا پورا مہینہ یا کچھ دنوں کا روزہ رکھنا: حافظ ابن حجر شارح بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ماہ رجب کی فضیلت یا اس مہینہ کے روزوں کی فضیلت یا اس کے کچھ دنوں کے روزے کی فضیلت یا اس مہینہ میں کسی مخصوص رات کے قیام کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے جو قابل حجت و دلیل ہو، مجھ سے پہلے امام ابو اسماعیل الہروی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر نہایت محققانہ بحث پیش کردی ہے کہ یہ ساری چیزیں بدعت اور خرافات ہیں جو بعد میں وجود میں آئی ہیں۔ (حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب "تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب")

۴۔ ماہ رجب میں عمرہ ادا کرنا: رسول اللہ (ﷺ) کے متعلق کسی بھی صحیح روایت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ (ﷺ) نے کبھی ماہ رجب میں عمرہ ادا کیا ہو. اس لئے جن لوگوں کا یہ گمان ہے کہ ماہِ رجب کا عمرہ دیگر مہینوں کے عمرہ سے افضل اور بہتر ہے ان کا یہ گمان باطل اور مردود ہے.

۵۔ نبی کریم (ﷺ) کے متعلق صرف چار عمروں کا ثبوت ملتا ہے، تین عمرہ ذوالقعدہ مہینے میں اور ایک عمرہ حجۃ الوداع کے ساتھ حالتِ قِران میں آپ (ﷺ) نے ادا کیا ہے۔

☆ پہلا عمرہ: عمرۃ الحدیبیہ ۶ھ میں جب کہ مشرکین نے آپ (ﷺ) کو مکہ جانے سے روک دیا تھا۔

☆ دوسرا عمرہ: عمرۃ القضاء اس کے بعد والے سال میں۔

☆ تیسرا عمرہ: فتح مکہ کے سال آپ (ﷺ) نے یہ عمرہ "جعرّانہ" سے ادا کیا تھا۔

☆ چوتھا عمرہ: حجۃ الوداع کے ساتھ قارن کی حیثیت سے ادا کیا تھا۔ (زاد المعاد لِابن قیم رحمہ اللہ)